# ایک سرد جنگ

سید یونس الحسنی

گزشتہ دس سالوں میں یورپی یونین اور نیٹو نے انتہائی چابکدستی، خاموشی اور تیز رفتاری سے مشرقی یورپ کو بہت زیادہ خوشحال بنادیا ہے۔ تاکہ جلد یا بدیر آنے والی آزمائشوں سے بطریق احسن نبردآزما ہوسکے۔ یورپ کا یہ مشرقی بلاک اب اپنے تئیں امریکی ہم اقدار گردانتا ہے۔ ان کمزورترین ممالک کے لیے نیٹو نے اپنے در وا کر کے انھیں تحفظ و سلامتی کی بھرپور ضمانت دی ہے۔

اِدھر سویت یونین کے خاتمہ پر روسی قیادت نے نہایت خاموشی اور رازداری سے اپنی فوج کی افرادی قوت دوگنا بڑھائی۔ اسی طرح جنگی سازوسامان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اس اچانک انکشاف نے امریکیوں کو پریشان کیا تھا۔ ایک اور صورت حال ان کا سردرد بنی ہوئی ہے کہ سائبیریا سے برفانی سمندروں کے اوپر سے پرواز کرنے والے کروز میزائل بردار لڑاکا ہوائی جہاز امریکی ریاست الاسکا کے قریب پہنچنے لگے ہیں جبکہ ایک ایٹمی میزائل بردار بحری بیڑہ فلوریڈا کے گرم پانیوں تک پہنچ چکا ہے۔ لگتا ہے جنگی بحری جہاز روس اور امریکہ کے شدید ترین دشمن ہمسایہ ملک وینزویلا سے عسکری تعلق جوڑنے آئے ہیں جس میں انھیں کامیابی ملی ہے۔

یادش بخیر، ۱۹۸۶ء میں سویت یونین ٹوٹنے پر روس کے پاس صرف ایک طیارہ بردار جہاز حصے میں آیا۔ اب ان کی تعداد پچیس ہوچکی ہے۔ دوسرے جنگی جہازوں کی تعداد ابھی کچھ پتا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس نے معاشی خوشحالی کی منزل حاصل کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ گزشتہ دنوں روس نے جارجیا میں فوج داخل کردی۔ جارجین فوج کو تباہ کرنے کے بعد چوکیاں خالی کر کے اپنی فوج واپس بلالی۔ اس صورت حال سے نیٹو کا ماتھا ٹھنکا اور وہ کشیدگی تادم تحریر موجود ہے۔ کیا یہ سب ایک اور سرد جنگ کا سرآغاز ہے۔ نیٹو مبصرین کا اب بھی یہی خیال ہے کہ ایسا ہرگز نہیں۔

۲۰۰۷ء میں جرمنی میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے اُس وقت کے روسی صدر پیوٹن کو کہا تھا کہ ''ایک ہی سرد جنگ کافی ہے۔'' مگر امریکی رویہ اپنے مؤقف سے مختلف رہا ہے۔ پہلے عراق کا زیرِ زمین سیال مادہ چوس لیا، اب افغان جنگ سے وہاں کی معدنیات ہضم کررہا ہے۔ پروفیسر ہیلنس جے شاؤ نے ساٹھ سال

قبل شکاگو یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے ''عالمی تعلقات کے حقیقت پسندانہ نظریے'' کا خیال پیش کیا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امریکیوں پر بش حکومت تک اس نظریے کے کوئی اثرات نظر نہیں آتے۔ اسی لیے روسی بحری بیڑہ وینز ویلا پہنچ گیا اور کروز میزائلوں سے لیس ایٹم بم بردار طیارے الاسکا کے قرب وجوار میں پہنچے ہوئے ہیں۔ امریکہ کا مطالبہ ہے نیٹو فورسز روس کو سبق سکھائیں جبکہ فرانس، جرمنی اور برطانیہ اس سے انکاری ہیں۔ نیٹو کمانڈروں کا کہنا ہے کہ ہم اس گیم کا حصہ بننے کو تیار نہیں۔ وینز ویلا کے صدر ہوگیوشاویز کہتے ہیں امریکہ دشمنی میں وہ کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو کے جانشین ہیں۔ اسی لیے انھوں نے روسی بحری بیڑے کا شاندار استقبال کیا۔ اس سے یہ خیال ابھرتا ہے کہ اس ملک کے عسکری تعلقات قائم ہونے میں کوئی سی رکاوٹ نہیں۔ باراک اوباما وائٹ ہاؤس کے مکین بن چکے ہیں۔ وہ اس پیش آمدہ کیفیت سے کیسے نمٹ پاتے ہیں۔ ابھی تو ایک خاص خاموشی کا دوردورہ ہے۔ بڑے بوڑھوں کا قول ہے کہ ایسی گھمبیر خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ بھی ہوسکتی ہے۔ جنگی زخموں کی ماری انسانیت پہلے ہی سسک رہی اور زبانِ حال سے کہہ رہی ہے:

بے چینیوں میں امن کا جلوہ دکھائی دے
اب تو پرانے دیس کا نقشہ دکھائی دے

☆☆☆

## قارئین توجہ فرمائیں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کردیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کردی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہوچکا تھا۔ کئی قارئین نے سالانہ چندہ ارسال کر کے نئے سال کی تجدید کرالی ہے۔ جن کا چندہ وصول نہیں ہوا اس کے باوجود مارچ ۲۰۰۹ء کا شمارہ انھیں بھی ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم ماہ مارچ میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095